رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۴عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند ۹لعہ

جلد ۲۳	مورخہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جنوری - حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے ۔

۲۵ - جنوری سوا دو بجے کی گاڑی سے تحریکِ جدید کے ماتحت ایک اور مجاہد مولوی رمضان علی صاحب مولوی فاضل بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت کے لئے روانہ ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بذاتِ خود سٹیشن پر تشریف لے گئے۔ اور مولوی صاحب سے معانقہ فرمایا۔ مولوی صاحب اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان روانہ ہو گئے۔ احباب ان کی کامیابی و کامرانی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگوں سے تعلق پیدا کرنے کی نصیحت

فرمایا۔ "میرا عقیدہ تو یہ ہے۔ کہ نہ تلوار نہ بجلی۔ نہ کوئی دوائی۔ نہ کوئی تریاق۔ نہ اور کوئی شئے ایسا اثر رکھتی ہے جیسا کہ دعا کا اثر ہے۔ مگر اسکے ساتھ شرائط کا بہم پہنچنا ضروری ہے دعا کا یہ حال ہے کہ گویا خدا تعالےٰ آپ ہی کراتا ہے۔ دعا کرنے اور دعا کرانے والے کے درمیان ایک ایسا تعلق ہونا ضروری ہے۔ کہ ایک دوسرے کیواسطے درد دل سے دعا کرے اسکے قلب کو اسکی خیر خواہی کیواسطے ایسی تحریک پیدا ہو۔ کہ دعا کے وقت اس کی قبولیت کے تمام لوازم پیدا ہو جائیں۔ دعا کرنے اور دعا کرانے والے کی ایسی مثال ہے۔ جیسا کہ نر اور مادہ کا میل ہوتا ہے۔ جب تک تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ تب تک دعا کسی کے واسطے نہیں ہو سکتی۔ اسی واسطے میں لوگوں کو کہتا ہوں۔ کہ یہاں آکر رہو۔ خدا کے برگزیدوں کے دل نرم ہوتے ہیں۔ بار بار سامنے ہونے سے امید ہے۔ کہ کوئی ذریعہ ہمدردی کا پیدا ہو جائے۔ اور دعا کا موقع بن جائے"۔ (ملفوظات احمدیہ ص ۶)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۲ جنوری سے ۲۶ جنوری ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:-

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	علم الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۲	محمد الدین صاحب	"
۳	محمد عبد اللہ صاحب	قادیان
۴	مولا بخش صاحب	ضلع گورداسپور
۵	محمد خان صاحب	ضلع کیمبل پور
۶	خدا بخش صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷	محمد عبد اللہ صاحب	ضلع کیمبل پور
۸	حفیظ اللہ خانصاحب	قادیان
۹	محمود خان صاحب	ضلع کانگڑا
۱۰	علی احمد صاحب	"
۱۱	ہدایت اللہ صاحب	قادیان
۱۲	شمس الدین صاحب	"
۱۳	عبد الرحیم صاحب	"
۱۴	سردار محمد صاحب	"
۱۵	بھاگ صاحب	"
۱۶	فضل الٰہی صاحب	ضلع ہوشیارپور
۱۷	اسماعیل صاحب	قادیان
۱۸	حکیم احمد صاحب	ضلع گورداسپور
۱۹	دلدار احمد صاحب	"
۲۰	محمد شریف صاحب	ضلع گورداسپور
۲۱	غلام محمد صاحب	"
۲۲	بشیر احمد صاحب	"
۲۳	خدا بخش صاحب	ضلع امرتسر
۲۴	مرزا منظور بیگ صاحب	قادیان
۲۵	رحمت بی بی صاحبہ	"
۲۶	آسیہ بیگم صاحبہ	ضلع راولپنڈی
۲۷	بڑھی صاحبہ	" گورداسپور
۲۸	محمد بی بی صاحبہ	" "
۲۹	نواب بی بی صاحبہ	قادیان
۳۰	برکت بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۳۱	حسن بی بی صاحبہ	"
۳۲	محمد کمال صاحب	ریاست پونچھ
۳۳	مولوی امداد اللہ صاحب	ضلع گورداسپور
۳۴	محمد بی بی صاحبہ	" گورداسپور

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۳۵	گوہر صاحب	ضلع سیالکوٹ
۳۶	محبوب حسین صاحب	ریاست پٹیالہ
۳۷	عظمت اللہ صاحب	کراچی
۳۸	نذیر احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے متعلق اعلان

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت کا اجلاس انشاء اللہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء بعد نماز جمعہ سے شروع ہوکر ۱۲ اپریل ۱۹۳۶ء کی دوپہر تک جاری رہے گا۔

ضروری ہے کہ جماعتیں جلد سے جلد باقاعدہ اپنے اجلاس عام منعقد کرکے مجلس مشاورت کے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اس کی دفتر ہذا میں اطلاع بھجوائیں۔ جماعتیں انتخاب نمائندگان کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔ (۱) کوئی طالب علم مجلس مشاورت کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔ (۲) جنہیں نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ صاحب ڈاڑھی رکھتے ہوں۔ (۳) کسی جماعت کا کوئی عہدیدار سوائے امیر کے بلا انتخاب جماعت کا نمائندہ نہیں ہوسکتا۔ (۴) اگر کسی جگہ جماعت نہ ہو۔ تو اس جگہ سے اس امر کی پہلے اطلاع آنی ضروری ہے کہ وہاں صرف ایک ہی دوست ہیں اور مرکز سے خط و کتابت کے بعد اجازت بطور نمائندہ مشاورۃ میں شریک ہونے کے لئے آنا چاہیئے۔ پرائیویٹ سکرٹری

شہنشاہ جارج پنجم کے انتقال پر

احمدی جماعتوں کے ماتمی جلسے اور تعزیتی پیغامات

کلکتہ

کلکتہ ۲۲ جنوری۔ جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے حسب ذیل تار ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا گیا۔ جماعت احمدیہ کلکتہ ملک معظم کی وفات پر انتہائی رنج و افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اور یور ایکسی لنسی سے ملتجی ہے۔ کہ آپ ان کے جذبات حزن والم کو شاہی خاندان تک پہونچا دیں۔ نامہ نگار

بنارس

۲۱ جنوری جماعت احمدیہ بنارس کی طرف سے گورنر یو۔ پی۔ کی خدمت میں مولوی ناصر الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ نے تعزیتی تار ارسال کیا خاکسار شیخ محمد حسین

اٹھوال

جماعت احمدیہ اٹھوال شہنشاہ معظم جارج پنجم کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرتی۔ اور شاہی خاندان سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ (سکرٹری)

قصور

۲۱ جنوری ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم کی وفات پر جماعت احمدیہ قصور کی طرف سے انتہائی رنج و غم اور شاہی خاندان سے دلی ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ قاضی محمد سعید

سرگودھا

۲۱ جنوری کمپنی باغ سرگودہا میں ایک عام ماتمی جلسہ ہوا جس میں جماعت احمدیہ سرگودہا شامل ہوکر ملک معظم کے انتقال پر دلی افسوس کا اظہار کیا۔ خاکسار محمد سعید امیر جماعت احمدیہ سرگودہا

لجنہ اماء اللہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے لیڈی ولنگڈن کو اظہار افسوس کا تار بھیجا گیا جس میں ملکہ معظمہ

جناب حافظ سید عبد الوحید صاحب احمدی آف کمرشیل ہاؤس کوہ منصوری

کے متعلق

اعلان و درخواست دعاء

میرے والد قبلہ سید عبد الوحید صاحب چند سالوں سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ان کا علاج کرا رہا ہوں۔ مگر ابھی تک آرام نہیں ہوا کبھی حالت درست ہوجاتی ہے۔ اور کبھی پھر دماغی دورہ اٹھتا ہے دورہ کی حالت میں ہی پچھلے ہفتہ بارادہ حج وہ گھر سے لاپتہ ہوگئے تھے جسکے سبب سخت پریشانی ہوئی۔ اور میں لاہور تک تلاش میں گیا۔ الحمد للہ کہ ۱۶ ماہ حال کو وہ مل گئے۔ اور میں ان کو گھر واپس لے آیا۔

دوران سفر میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ قبلہ والد صاحب نے خرچ ختم ہونے پر ایک جگہ قرض بھی لیا تھا۔ اور وہ روپے پھر وہیں تقسیم کر دیئے۔ اور خود خالی ہاتھ ہے چونکہ انکی دماغی حالت نصیب دشمناں ٹھیک نہیں اسلئے باوجود پوری نگرانی و احتیاط کے میں حفظ ماتقدم کے طور پر یہ اعلان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ بفرض محال اگر قبلہ والد صاحب پھر کبھی چپکے سے سفر کو چلدیئے۔ تو جن دوست کی وہ نظر پڑیں۔ وہ براہ کرم اس عاجز کو پتہ ذیل پر فوراً اطلاع کر دیں۔ اور میرے آنے تک انکو اپنے پاس روک رکھیں۔ نیز اگر والد صاحب کچھ قرض مانگیں تو ہرگز نہ دیں۔ میں احباب کرام کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ براہ کرم وہ قبلہ سید عبد الوحید صاحب کی کامل صحت و عافیت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ شافی مطلق اپنے فضل و رحم سے انکو جلد سے جلد شفا بخشے اور خوش رکھے۔ آمین۔ ثم آمین۔ احباب کی اس کرم فرمائی کا میں بیحد ممنون ہونگا۔

موسم سرما میں میرا پتہ یہ ہے:- ایس۔ ایف۔ فیضی اسٹیلے بلڈنگ۔ ڈیرہ دون۔

خاکسار:- سید فضل الرحمٰن فیضی (احمدی) آف کمرشیل ہاؤس۔ کوہ منصوری۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

غیر مسلم حلقہ میں سر میاں فضل حسین صاحب کی اعلیٰ قابلیت کا اعتراف
اور
احرار کی طرف سے کمینہ مخالفت

مہاشہ کرشن مالک و ایڈیٹر روزانہ اخبار "پرتاپ" ایک کہنہ مشق اور ماہر اخبار نویس ہیں۔ جن کی آزادانہ بلکہ بے باکانہ نکتہ چینی سے ہندوستان کا کوئی بڑے سے بڑا لیڈر بھی نہیں بچ سکا۔ اور خاص کر جب وہ کسی مسلمان لیڈر کو اپنا نشانہ بناتے ہیں۔ تو اپنا سارا زورِ قلم اس کے خلاف صرف کر دیتے ہیں۔ انہوں نے بارہا سر میاں فضل حسین صاحب کے خلاف قلم اٹھایا۔ اور اپنی ساری طاقت اور قوت ان کے خلاف صرف کی۔ لیکن حال ہی میں جب انہیں ذاتی طور پر پہلی دفعہ تھوڑی دیر کے لئے میاں صاحب موصوف کے ساتھ ملاقات کرنے اور ان کی گفتگو سننے کا موقعہ ملا۔ تو وہ ان کی قابلیت ان کی معاملہ فہمی۔ ان کی فرقہ وارانہ اتحاد کی خواہش۔ اور ان کے جذبہ حب الوطنی کے گرویدہ ہو گئے۔ اور اس کا اظہار انہوں نے نہایت فراخ دلی کے ساتھ اپنے اخبار کے ایک تازہ پرچہ میں کیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مجھے سر میاں فضل حسین سے نیاز حاصل نہیں تھا۔ اس لئے جب اگلے دن ان کی طرف سے مجھے اور دیریندر کو چائے کی دعوت آئی تو مجھے تعجب ہوا۔ ہم دونوں نے ان کی دعوت کو منظور کرنے کا فیصلہ کیا۔ نہ صرف اس لئے کہ منظور نہ کرنا بعید از اخلاق تھا۔ بلکہ اس لئے بھی کہ ہم اس بزرگ سے ملنا چاہتے تھے۔ جو **۱۹۱۹ء سے پنجاب کی پبلک زندگی پر حاوی رہے۔ اور جس کے دوست اور دشمن اس کی قابلیت کے مداح ہیں۔ دوست اسے خراج عقیدت اور دشمن اسے خراج تحسین ادا کرتے ہیں**

میرا خیال تھا۔ کہ بہت سے اصحاب کو مدعو کیا گیا ہوگا۔ لیکن جب ہم میاں صاحب کے دولت کدہ پر پہونچے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ ایک مختصر سی محفل ہے میاں صاحب سے مل کر مجھے رنج بھی ہوا۔ اور خوشی بھی۔ رنج تو اس لئے کہ **وہ اپنی صحت کی دولت قبل از وقت ہی لٹا چکے ہیں** گو انہوں نے سارا موسم گرما ایبٹ آباد میں گزارا اور عملی طور پر تمام پبلک سرگرمیوں سے الگ تھلگ رہے۔ پھر بھی ان کی صحت تسلی بخش نہیں۔ جب وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ تو کھانسی انہیں بار بار روک کرتی تھی۔ تاوقتیکہ ان کی صحت میں نمایاں ترقی نہ ہو۔ وہ صوبہ کی پبلک زندگی میں کوئی سرگرم حصہ نہیں لے سکتے۔ **اور خوشی ہوئی ان کے خیالات کو سُنکر۔ انہیں سُنکر یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک ایسا شخص بول رہا ہے۔ جو اپنے مضمون پر حاوی ہے**

وہ یہ جاننا چاہتے تھے۔ کہ جس مرض میں ہمارا صوبہ اس وقت گرفتار ہے۔ اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ یا نہیں۔ **انہوں نے فرمایا اور درست فرمایا۔ کہ جس طرح یورپ کے مختلف ممالک ایک دوسرے سے بدظن ہوتے ہوئے مسلح ہو رہے ہیں اسی طرح پنجاب کے ہندو سکھ اور مسلم جماعتیں باہمی بدظنی کا شکار ہوتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف مسلح ہو رہی ہیں۔ کہیں زبانوں کی لڑائی ہے کہیں والنٹیر بھرتی کئے جا رہے ہیں گورنمنٹ مضبوط ہے۔ اور وہ صوبہ کے امن کو بحال رکھنے کی طاقت رکھتی ہے۔ ورنہ ہماری یہ حالت ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے ہاتھوں محفوظ نہیں۔ ان حالات میں اوّل تو سوراجیہ کا ملنا ہی بعید از قیاس ہے۔ اور اگر مل جائے تو اس کا قائم رکھنا ناممکن ہے۔ سوراجیہ ملے یا نہ ملے لیکن ہندوستان کی مختلف جماعتوں کا آپس میں صلح و آشتی سے رہنا تو ضروری ہے۔ کیا کوئی ایسی سبیل ہو سکتی ہے جس سے جماعتوں کی باہمی رنجش دور ہو سکے۔ اور ہم بھائی بھائی کی طرح رہ سکیں**

مختلف اصحاب نے اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں نے بھی کچھ عرض کیا۔ اور اس سوال کو سیاسی سطح پر لانا چاہا۔ لیکن مجھے بتایا گیا۔ کہ آج محفل کا مقصد سیاسی نہیں۔ اس لئے وہ پہلو چھوڑ دیا گیا۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ ان دنوں سیاسی پہلو نے اس قدر اہمیت حاصل کر لی ہے۔ کہ اس کے طے ہوئے بنا کسی سوال کا تسلی بخش حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک ایسے پولیٹیکل مسائل ہر روز ہمارے سامنے آتے رہتے ہیں۔ جن سے ہندو اور مسلمانوں میں اختلاف کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ تب تک مجلسی امور میں مل بیٹھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ اختلافات اس قدر وسیع ہو چکے ہیں کہ جو لوگ انہیں نظر انداز کر کے اپنے ہمسایوں کے ساتھ مجلسی تعلقات قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی آواز اختلافات کے شور میں دب جاتی ہے۔ جب کبھی مختلف جماعتوں کے باہمی تعلقات پر تبادلہ خیالات ہوتا ہے تو یہی مشکل پیدا ہوتی ہے۔ میاں صاحب کے مکان پر بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ اس سے آگے کوئی قدم نہ اٹھایا جا سکا۔ ایک بات صاف نظر آ رہی تھی۔ کہ میاں صاحب کی اور ہماری ذہنیت میں بھاری فرق ہے۔ لیکن باوجود اس کے **میں ان کے خیالات سن کر بہت خوش ہوا۔ وہ بڑے سلجھے ہوئے اور سمجھے ہوئے تھے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ کیا کہنا چاہتے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں۔ گو اس مجلس میں کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی طرح کے پرائیویٹ تبادلہ خیالات کا سلسلہ جاری رہے۔ تو نیک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں"**

یہ سر میاں فضل حسین صاحب کی قابلیت ان کی سیاست دانی اور ان کے ذاتی اوصاف کے متعلق اس شخص کے خیالات ہیں۔ جو اور تو اور گاندھی جی۔ پنڈت مالویہ۔ پنڈت جواہر لال نہرو ایسے چوٹی کے ہندو لیڈروں پر آزادانہ نکتہ چینی کرنے میں اور ان کی غلطی یا نقص کو پبلک میں ظاہر کر دینے میں خاص شہرت رکھتا ہے جو بارہا سر میاں فضل حسین صاحب کی سرکاری حیثیت کی سرگرمیوں کے خلاف اپنا سارا زور صرف کر چکا ہے۔ اور جو اب بھی یہ کہہ رہا ہے۔ کہ "میاں صاحب کی اور ہماری ذہنیت میں بھاری فرق ہے" پھر اس نے جو نتائج اخذ کئے۔ وہ تھوڑی دیر کی ملاقات اور نہایت قلیل گفتگو کی بناء پر اخذ کئے اور ایسی حالت میں کئے جبکہ وہ سالہا سال سے سر میاں صاحب موصوف کے متعلق یہ سمجھتا چلا آ رہا تھا۔ کہ ان کا ہر فعل مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ہو۔ یا نہ ہو۔ ہندوؤں کے لئے سخت نقصان رساں ہے۔ جنکی نسبت اس کا یقین رہا ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں میں کشیدگی کی خلیج کو وسیع کرنے کے مجرم ہیں:۔

ان حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر ہوشمند انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ سر میاں فضل حسین صاحب نہایت ہی قابلِ قدر شخصیت رکھتے ہیں۔ بہت بڑی خوبیوں کے مالک ہیں۔ اور مادرِ وطن کے سچے خیر خواہ ہیں اور اہل ملک ان کی جتنی بھی قدر کریں۔ اس کے وہ پوری طرح مستحق ہیں:۔

ایک طرف تو یہ حالات ہیں۔ اور دوسری طرف ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ مسلمان جنکی قوم سر میاں فضل حسین صاحب ایسے انسان پر فخر کر سکتی ہے جنکی خاطر سر موصوف نے اپنی اعلےٰ قابلیت کا استعمال صرف کی۔ جن کے حقوق اور مفادات کے لئے سر موصوف نے اپنی صحت برباد کر لی ان میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو ہر بات میں سر موصوف کی مخالفت کرنا آپ پر طرح طرح کے الزامات لگانا حتیٰ کہ آپ کی شان میں سخت نازیبا اور دل آزار الفاظ استعمال کرنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور وہ احرار پر اشرار کی ٹولی ہے۔ احرار نے ایک عرصہ سے جس جس رنگ میں سر موصوف کے خلاف اپنی تقریروں اور تحریروں میں شور مچا رکھا ہے۔ وہ ایک ایسا شرمناک امر ہے۔ کہ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اور جس کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جس قوم میں ایسے غدار اور محسن کش لوگ ہوں۔ جو سر فضل حسین صاحب ایسے قومی خادموں کی قدر کرنے کی بجائے ان کے خلاف فتنہ آرائی اور بے ہودہ سرائی سے باز نہ رہ سکیں۔ اس کے تباہ ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے:۔

اگرچہ احرار کے نامۂ اعمال کے تمام کے تمام اوراق بہت سی غداریوں۔ قوم فروشیوں اور محسن کشیوں کے دھبوں سے داغدار ہیں۔ اور ان کا ہر ایک جرم ایسا ہے۔ جو قطعاً معاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن سر فضل حسین صاحب ایسے فدائے قوم و ملک وجود کے نہایت قابل فرد کے خلاف انہوں نے جس شوریدہ سری۔ محسن کشی اور غداری کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ہر وقت ہر مسلمان کے پیش نظر رہنی چاہیئے۔ اور

قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ پر تقریر

گذشتہ سے پیوستہ

کفار کا دوسرا اعتراض

کفار نے قرآن مجید پر ایک اور اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ یہ تو پہلوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ جنہیں اس نے لکھوا لیا ہے۔ پھر وہ اس پر صبح و شام پڑھی جاتی ہیں۔ اس اعتراض میں کفار کا یہ اقرار ہے۔ کہ آپ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ اس سے بھی ہرشفیلڈ کے باطل نظریہ کی تردید ہوتی ہے۔ چونکہ یہ اعتراض کہ اس میں پہلوں کے قصے ہیں ایک حد تک درست تھا۔ اس لئے اللہ تعالٰے نے اس کا جواب دیا۔ کہ اے رسول تو ان سے کہہ دے۔ کہ یہ محض قصے نہیں ہیں۔ جو دوسروں نے بتائے ہوں۔ بلکہ اس کلام کو اس خدا نے اتارا ہے۔ جو آسمان اور زمین کی ہر ایک پوشیدہ بات کو جانتا ہے۔ اگر یہ انقلاب روحانی جو اس کلام کے ذریعہ سے ہوا ہے چند کہانیوں سے ہو سکتا تھا۔ تو ان کے بنانے والے عیسائی اور یہودی باوجود صدہا سال کی کوششوں کے کیوں دنیا میں یہ انقلاب پیدا نہ کر سکے۔ پس یہ انقلاب اس امر کی صاف دلیل ہے۔ کہ اس کے ساتھ اللہ تعالٰے کا طاقتور ہاتھ ہے۔ اور محض قصے نہیں بلکہ اسرار ہیں۔ جن کے ظہور کے وقت اللہ تعالٰے کا عالم اسرار ہونا ظاہر ہوگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف کی ایک یہ معجزانہ خوبی ہے۔ کہ جس قدر اس نے قصے بیان کئے ہیں۔ درحقیقت وہ تمام پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی طرف واضح اشارہ بھی کیا ہے۔" (چشمہ معرفت حاشیہ صفحہ ۲۵۶)

نیز فرماتے ہیں۔ "قرآن شریف میں جس قدر قصے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی تحریر سے صرف یہی غرض نہیں۔ کہ گذشتہ لوگوں کے نیک کام اور بد کام پیش کرکے ان کا انجام سنا دیا جائے۔ تا وہ رغبت یا عبرت کا ذریعہ ہوں۔ بلکہ یہ بھی غرض ہے۔ کہ ان تمام نقلوں کو پیشگوئی کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ جتلایا گیا ہے۔ کہ اس زمانہ میں بھی ظالم اور شریر لوگوں کو انجام کار پہلے شریروں جیسی سزائیں ملیں گی۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۱۴۸)

حضرت یوسف علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی میں مماثلت

مثال کے طور پر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کو لیتا ہوں۔ اس کے متعلق عیسائیوں نے مستقل کتابیں لکھی ہیں اور ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ یہ قصہ قرآن مجید میں بائیبل سے لیا گیا ہے۔ لیکن میں یہ ثابت کروں گا۔ کہ یہ قصہ بائیبل کی نقل نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس میں جیسا کہ خود قرآن نے بیان کیا ہے کئی پیشگوئیاں ہیں۔ چنانچہ شروع سورت میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھذا القراٰن وان کنت من قبلہ لمن الغافلین۔ یعنی ہم تجھ پر نہایت اچھا بیان ذکر کرتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہم نے تیری طرف اس قرآن کو وحی کیا ہے۔ اور اگرچہ تو اس سے قبل ان حالات سے جو اس قرآن کے نزول کے ساتھ تجھ پر آنے والے تھے بے خبر تھا۔ یعنی تیرے مورد الہام اور وحی ہونے کی وجہ سے تیری قوم تجھ سے وہی معاملہ کرے گی۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے ان سے کیا تھا۔ چنانچہ تصریح کے ساتھ فرمایا۔ لقد کان فی یوسف و اخوتہ اٰیات للسائلین کہ یوسف اور اس کے بھائیوں کے واقعات میں سائلوں کے لئے کئی نشانات ہیں اور قصہ کے اختتام پر فرمایا۔ ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک کہ یہ باتیں محض قصے کے رنگ میں بیان نہیں کی گئیں۔ بلکہ یہ غیب کی خبریں ہیں۔ جو ہم تیری طرف وحی کرتے ہیں۔ اب میں نہایت اختصار کے ساتھ ان واقعات کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔ جو حضرت یوسف علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ پر گذرے۔

پہلی مماثلت

قرآن مجید نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پیدائش وغیرہ کے ذکر کو چھوڑتے ہوئے۔ اس امر کا سب سے پہلے ذکر کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بھائی ان کے مخالف ہوئے قرآن مجید بتاتا ہے۔ یوسف کے بھائیوں نے وجہ مخالفت یہ بتائی۔ کہ احب الی ابینا کہ یہ اپنے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہے۔ حالانکہ ہم ایک مضبوط جماعت ہیں۔ اور باپ کو اس امر میں غلطی پر قرار دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی نزول قرآن کی وجہ سے ہوئی۔ اور کفار نے کہا۔ لولا نزل ھذا القراٰن علی رجل من القریتین عظیم۔ کہ قرآن مجید کا نزول اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ تو یقیناً خدا کو غلطی پر ماننا پڑے گا۔ کیونکہ خدا کے نزدیک معزز شخص ہی محبوب ہو سکتا ہے۔ اس لئے قرآن طائف و مکہ کے کسی بڑے شخص پر اترنا چاہیئے تھا

دوسری مماثلت

اقتلوا یوسف او اطرحوہ۔ بھائیوں نے مشورہ کیا کہ یوسف کو قتل کر دو۔ یا کہیں سلوم ہی میں پھینک آؤ کہ وہ پھر یہاں نہ آسکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی آپ کی قوم نے یہ مشورہ کیا۔ واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ یعنی انہوں نے یہ تدبیر کی۔ کہ آپ کو قید کر دیں یا قتل کر دیں۔ یا نکال دیں۔

تیسری مماثلت

حضرت یوسف علیہ السلام کو کئی قسم کی ترغیبات دی گئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی عتبہ کے ذریعہ یہ کہلوایا گیا۔ کہ اگر آپ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ جونسی عورت چاہیں ہم اس سے آپ کی شادی کرا دیتے ہیں۔ اگر مال چاہیں تو مال دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر بادشاہ بننا چاہیں تو ہم آپ کو بادشاہ بنا دیتے ہیں۔ غرضکہ ہر رنگ کی ترغیبات دی گئیں۔

چوتھی مماثلت

فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیابۃ الجب یوسف کے بھائیوں نے اتفاق کرکے ایک ویران کنوئیں میں ڈالدیا۔ کفار قریش نے بھی اتفاق کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کا احاطہ کر لیا۔ تاکہ آپکو قتل کر دیں۔ پھر آپ وہاں سے بچ کر نکل آئے۔ اور ایک غار میں پوشیدہ ہو گئے۔ جو ویران کنوئیں کی مانند تھی

پانچویں مماثلت

واوحینا الیہ لتنبئنھم بامرھم ھذا وھم لایشعرون یعنی جب انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا۔ تو خدا نے حضرت یوسف کو وحی کی۔ کہ تو ان کو اس امر کے متعلق بتائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غار میں حضرت ابوبکر سے فرمایا۔ لاتحزن ان اللہ معنا تو غم نہ کر خدا ہمارا محافظ ہے۔ اور آیت لرادک الی معاد میں فرمایا کہ تو پھر مکہ میں فاتحانہ حیثیت میں داخل ہوگا

چھٹی مماثلت

حضرت یوسف علیہ السلام قید رہے۔ جب کفار نے آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا بائیکاٹ کیا۔ تو آپ تین سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہے۔

ساتویں مماثلت

حضرت یوسف علیہ السلام نے قیدیوں کو تبلیغ کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شعب ابی طالب میں قیام کے زمانہ میں بنی ہاشم کے افراد کو تبلیغ کی۔

آٹھویں مماثلت

حضرت یوسف علیہ السلام مصر میں پہونچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچے۔ مصر اور مدینہ کے معنی شہر کے ہیں۔

نویں مماثلت

مصر میں حضرت یوسف علیہ السلام آسودہ حالات میں رہے۔ اور ان کی جائے رہائش نہایت اچھی بنائی گئی جیسا کہ آیت وقال الذی اشتراہ من مصر لامراتہ اکرمی مثواہ سے ظاہر ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ پہونچے۔ تو مدینہ والوں نے آپ کو اپنا سردار منتخب کر لیا۔

دسویں مماثلت

یوسف علیہ السلام کے وقت میں سات سالہ قحط پڑا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دعا کی اللھم سبع کسنی یوسف کہ اے خدا ان مکذبین پر بھی یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح سات سالہ قحط بھیج۔

گیارھویں مماثلت

یوسف علیہ السلام کے بھائی آئے۔ اور انہوں نے یوسف سے مدد چاہی۔ چنانچہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ انہوں نے کہا یا ایھا العزیز مسنا واھلنا الضر وجئنا ببضاعۃ مزجاۃ فاوف لنا الکیل وتصدق علینا ان اللہ یجزی المتصدقین رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جب مکہ والوں پر قحط پڑا۔ تو حدیث میں آتا ہے۔ جاءہ ابو سفیان وناس من مکۃ فقالوا یا محمد تزعم انک بعثت رحمۃ وان قومک قد ھلکوا فادع اللہ تعالٰی فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقوا الغیث (روح المعانی) کہ ابوسفیان اور مکہ کے اور لوگ بھی مدینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے یہ عرض کی۔ کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا دعوٰی ہے کہ تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور تیری قوم قحط اور خشک سالی سے ہلاک ہو گئی۔ تو خدا تعالٰی سے دعا کر۔ آپ نے دعا فرمائی۔ تو بادل آئے اور قحط دور ہوا۔

بارھویں مماثلت

حضرت یوسف علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے عزت بخشی اور بڑا مقام اور رتبہ عطا کیا جیسا کہ آیت کذالک مکنا لیوسف فی الارض یتبوأ منھا حیث یشاء سے ظاہر ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تمام عرب کے بادشاہ بن گئے۔ چنانچہ ابوسفیان نے فتح مکہ کے روز حضرت عباس رضؓ سے کہا لقد اصبح ملک ابن اخیک ملکا عظیما (مواہب اللدنیہ زرقانی) کہ تیرے بھتیجے کا ملک بہت بڑا ہو گیا ہے۔

تیرھویں مماثلت

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا۔ تاللہ لقد اٰثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین قال لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین خدا کی قسم اللہ تعالےٰ نے آپ کو ہم پر فوقیت دی۔ اور بے شک ہم ہی قصور وار ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے کہا۔ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں اللہ تعالےٰ تمہیں معاف کرے۔ اور وہ ارحم الراحمین ہے۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا۔ یا معشر قریش ما ترون انی فاعل فیکم قالوا خیرا اخ کریم وابن اخ کریم قال انی اقول کما قال اخی یوسف لا تثریب علیکم الیوم الیٰ ارحم الراحمین اذھبوا فانتم طلقاء فخرجوا کانما نشروا من القبور (بیھقی) اے گروہ قریش! تم کیا خیال کرتے ہو۔ کہ میں تم سے کیا معاملہ کروں۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ حضور اچھا معاملہ ہی کریں گے۔ آپ اچھے شریف اور معزز ہیں۔ اور آپ کا باپ بھی اچھا شریف اور معزز تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں بھی اپنے بھائی یوسف علیہ السلام کی طرح کہتا ہوں۔ کہ لا تثریب علیکم الیوم۔ اور ارحم الراحمین تک ساری آیت پڑھی۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔ تو وہ وہاں سے ایسی حالت میں نکلے۔ کہ گویا قبروں سے اٹھائے گئے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو یہ کہکر کہ ھل علمتم ما فعلتم بیوسف واخیہ شرمندہ کیا۔ کہ تمہیں معلوم ہے۔ کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی سے کیا سلوک کیا تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفار کو اس وقت بھی ان کے پچھلے اعمال یاد دلا کر شرمندہ کرنا نہ چاہا۔ اللھم صل علیہ وسلم الیٰ یوم القیامۃ

اب دیکھو۔ کہ کیا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ دوسری کتب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نقل کر لیا تھا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر نقل تسلیم بھی کر لی جائے تو پھر وہ تمام پیشگوئیاں جو حضرت یوسف علیہ السلام کے قصے میں بیان کی گئی تھیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات میں کیونکر پوری ہو سکتی تھیں۔

قرآن مجید اور بائیبل میں اختلاف

پھر بائیبل کے بیان کردہ قصے میں اور قرآن مجید میں بعض جگہ اختلاف ہے۔ اور ان مقامات کو دیکھنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ بائیبل میں بطور قصے کے اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن قرآن مجید میں اس واقعہ سے بہت سے اہم امور کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور الہام اور رؤیا۔ اور خدا تعالےٰ کی صفت عالم الغیب کی ان واقعات کو دلیل قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید نے تو یہ ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کی تباہی کے لئے پہلے مکر کیا۔ اور پھر یعقوب علیہ السلام سے اجازت لے کر ان کو اپنے ساتھ لے گئے۔ لیکن بائیبل میں آتا ہے۔ حضرت یوسف کے بھائی سکم میں بکریاں چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ کہ خود حضرت یعقوب علیہ السلام نے یوسفؑ سے کہا۔ کہ جاؤ تم بھی اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ۔ اور اپنے بھائیوں اور گلوں کی سلامتی کی خبر میرے پاس لاؤ۔ دیکھو پیدائش باب ۳۷ اور جب وہ واپس نہ آئے۔ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے یقین کر لیا۔ کہ یوسف علیہ السلام مارے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے "اور کہا۔ کہ یہ تو میرے بیٹے کی قبا ہے کوئی بڑا درندہ اسے کھا گیا۔ یوسف بے شک پھاڑا گیا۔ تب یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑے اور ٹاٹ اپنے کولے پر ڈالا۔ اور بہت دن تک اپنے بیٹے کے لئے غم کیا۔ اس کے سب بیٹے اور اس کی سب بیٹیاں اُسے تسلی دینے اٹھیں اور وہ تسلی پذیر نہ ہوا۔ اور بولا۔ کہ میں اپنے بیٹے پر روتا ہوا گور میں اُتروں گا۔ سو اس کا باپ اس کے لئے رویا کیا" پیدائش ۳۷ / ۳۴-۳۵

لیکن قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص خون سے رنگی ہوئی پیش کی۔ تو آپ نے بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل واللہ المستعان علےٰ ما تصفون کہا۔ یعنی یہ تم نے اپنی طرف سے بات بنا لی ہے۔ پس صبر کرنا ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے مدد چاہتا ہوں۔ اس کے خلاف جو تم بیان کرتے ہو۔ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام سمجھ گئے۔ کہ انہوں نے یہ جھوٹ بات پیش کی ہے۔ کیونکہ اگر واقعی درندہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پھاڑا ہوتا۔ تو قمیص سالم کس طرح رہ سکتی تھی۔ اُسے ضرور پھٹنا چاہئے تھا۔

پس قرآن مجید میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر کا ذکر کیا گیا۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ انہیں خدا تعالےٰ کے وعدوں کے متعلق یہ یقین تھا کہ وہ پورے ہو کر رہیں گے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی کو بھی وہ مصر میں چھوڑ کر آئے۔ تو اس وقت بھی یعقوب علیہ السلام نے یہی کلمات کہے۔ اور ساتھ ہی فرما دیا۔ عسےٰ اللہ ان یاتینی بھم جمیعا انہ ھو العلیم الحکیم۔ کہ خدا تعالےٰ ان سب کو میرے پاس لائے گا۔ اور پھر ان کے اس کہنے پر کہ تو ہمیشہ یوسف کا ہی ذکر کرتا رہے گا۔ فرمایا۔ اعلم من اللہ ما لا تعلمون یا بنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ کہ میں خدا تعالےٰ سے علم دیا گیا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے اے میرے بیٹو۔ جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو۔ اور خدا کی رحمت سے نا امید مت ہو۔ کیونکہ خدا کی رحمت سے کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ پس قرآن مجید نے تصریح کر دی۔ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام یوسف علیہ السلام کی رؤیا کے مطابق یقین رکھتے تھے۔ کہ انہیں نبی بنایا جائے گا۔ اور خدا تعالےٰ کی نعمت اس پر ہو گی۔ اور انہیں خود بھی خدا تعالےٰ کے علم کی بناء پر یقین تھا۔ کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں اور ان سے ملیں گے۔ اب دیکھو بائیبل اور قرآن میں کتنا عظیم الشان فرق ہے۔ بائیبل تو محض قصہ کے طور پر واقعات بیان کرتی ہے۔ اور قرآن مجید کی غرض اور ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی باتوں میں اختلاف ہے۔ لیکن انہیں چھوڑتا ہوں۔

یہودیانہ تحریف کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کے عذراتِ خام کا جواب

الفضل کے ایک گذشتہ پرچے میں "یہودیانہ تحریف" کے عنوان سے میں نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں احمدیت کے متعلق علمائے سوء کی تحریف کے چند نمونے دکھائے گئے تھے۔ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے بجائے شرمندہ ہونے کے اپنی یہودیانہ تحریف پر پردہ ڈالنے کی مذبوحانہ کوشش کی ہے۔ اور اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات پر وہی الزام لگا دیا ہے۔ جس کے وہ خود مرتکب ہو چکے ہیں۔

مولوی صاحب نے اپنی تحریف کو درست ثابت کرنے کے لئے جو عذراتِ خام پیش کئے وہ "عذرِ گناہ بدتر از گناہ" کے مصداق تھے۔ جن کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تحریف کا جو باطل الزام انہوں نے لگایا۔ اس کے متعلق اب جواب دیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے ہماری گرفت سے مجبور ہو کر یہ تو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ میں نے اپنی تفسیر میں احمدیوں کے اعتراضات سے بچنے کی خاطر تحریف کی ہے۔ مگر اس سیاہ داغ کو چھپانے کے لئے انہوں نے یہ عذر کیا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے بھی آئینہ کمالاتِ اسلام میں ایک آیت تین جگہ غلط لکھی ہے۔ اور یہ قرآن مجید میں تحریف کی گئی ہے۔

اس کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ مولوی صاحب نے یہ اعتراض کرتے وقت خدا تعالیٰ کے خوف کو اپنے دل سے بالکل نکال دیا ہے۔ اگر ان کے دل کے کسی گوشہ میں خوفِ خدا ہوتا۔ تو کبھی ایسا باطل اعتراض نہ کرتے۔ کیونکہ آئینہ کمالاتِ اسلام جس سے انہوں نے وہ آیت نقل کی ہے۔ اسی آئینہ کمالاتِ اسلام ایڈیشن اول مطبوعہ ۱۸۹۳ء کے ٹائیٹل پیج کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک صحت نامہ بھی لگا دیا ہے۔ جس میں اس آیت کی تصحیح کر دی گئی ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے اس کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور اپنی پرانی عادت یعنی تحریف کو یہاں بھی نہ چھوڑا۔ ایسی یہودیانہ تحریف کی۔ کہ اس سے بدتر مثال "اہلحدیث" کے سوا شاید ہی کہیں ملے۔ مگر یہ ضروری تھا۔ کہ مسیح محمدی پر بھی مخالفین کی طرف سے قرآن مجید میں تحریف کرنے کا الزام لگایا جاتا۔ تا مثیل مسیح کے مخالفوں کا مثیل یہود ہونا ثابت ہوتا۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی علماء یہود نے تورات میں تحریف کرنے کا الزام لگایا تھا۔ اگر قرآن مجید کی کسی آیت کا سہواً غلط لکھا جانا تحریف ہے۔ بجائیکہ صحت نامہ لگا کر اس کی تصحیح بھی کر دی گئی ہو۔ تو مولوی صاحب بدرجہ اولیٰ تحریف کرنے والے ثابت ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے تفسیر ثنائی اردو اور عربی دونوں کے پہلے غلط نامہ لگایا ہوا ہے۔ اب اگر کوئی ان کے صحت نامہ کو نظر انداز کر کے ان آیات اور الفاظ کی بنا پر جو تفسیر میں غلط لکھے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب پر تحریف کا الزام لگاتے۔ تو کیا حق بجانب ہوگا۔ مگر ہم ایسی رکیک اور کچی باتوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہتے۔ ہمارے پاس تو مولوی صاحب کی خیانت اور تحریف اور دھوکہ دہی ثابت کرنے کے لئے پختہ دلائل موجود ہیں۔ چنانچہ ایک اور مثال پیش کی جاتی ہے۔

مولوی صاحب نے اپنی کتاب تفسیر ثنائی عربی اردو دونوں میں یہ حدیث لکھی ہے نحن معاشر الانبیاء لا نرث ولا نورث اور بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے۔ حالانکہ بخاری میں یہ الفاظ نہیں ہیں صحیح معنوں میں اس کا نام تحریف ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کی ساری عمر حدیث کے درس و تدریس میں گزری۔ اس لئے یہ عذر نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ کتابت کی غلطی ہے۔ کیونکہ اگر یہ کتابت کی غلطی ہوتی تو صحت نامہ میں جو تفسیر کے ساتھ لگا ہوا ہے اسکی تصحیح ضرور کر دی جاتی۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ اور پھر یہی نہیں۔ کہ اردو تفسیر میں اسکو بخاری کی حدیث بتایا گیا ہے۔ بلکہ عربی تفسیر میں بھی اسے بخاری کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیدہ دانستہ تحریف کی گئی ہے پس جو شخص خود اس طرح دیدہ دلیری سے تحریف کرنے کا عادی ہو اسے دوسروں پر الزام لگانے کا کوئی حق نہیں۔

پھر اگر ان بعض آیات کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں غلط لکھی گئی ہیں۔ یہ تسلیم بھی کر لیا جائے۔ کہ کتابت کی غلطی نہیں۔ بلکہ حضور سے سہواً ایسا ہوا ہے تو بھی کسی کے لئے یہ کہنے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ کہ حضور نے قرآن کریم میں (نعوذ باللہ) تحریف کی۔ کیونکہ یہ اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ حضور قرآن کریم کی کسی آیت کو دانستہ غلط لکھ کر اس پر اپنے کسی استدلال کی بنیاد رکھتے۔ اور پھر اس پر اصرار بھی کرتے۔ کہ یہ آیت اسی طرح ہے۔ لیکن جب آئینہ کمالاتِ اسلام کے ان مقامات میں جہاں یہ آیات حضور نے رقم فرمائی ہیں کسی متنازعہ فیہ عقیدے کا ذکر ہی نہیں۔ تو پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضور نے قرآن کریم میں تحریف کی۔ پھر اگر یہی بات ہوتی۔ تو ضروری تھا کہ آپ کے متبعین بھی آپ کی پیروی کرتے۔ اور قرآن کریم کی ان آیات کو اسی طرح چھپواتے۔ لیکن یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ بلکہ ہمارے مخالفین کو بھی اس بات کا اقرار ہے۔ کہ جیسا اچھا اور صحیح قرآن مجید قادیان میں چھپتا ہے۔ ویسا اور کہیں نہیں ملتا۔ سہو یا کتابت کی غلطی کو تحریف قرار دینے سے تو ۱۳۰۰ سال کے عرصہ میں جتنے بلند پایہ مصنف گزرے ہیں۔ ان سب پر یہ الزام آتا ہے۔ کیونکہ احادیث میں بھی بعض ایسے الفاظ آتے ہیں۔ جن کو قرآن کریم کی آیات کہا گیا ہے۔ مثلاً الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھا اور ان الدین عند اللہ الحنفیۃ المسلمۃ (ترمذی) کیا یہاں پر سوائے اس کے کہ یہ کہہ دیں۔ کہ یہ احادیث ضعیف ہیں۔ اور بھی کچھ کہہ سکتے ہیں؟

اور اگر ان احادیث کے راویوں کے متعلق یہ نہ کہیں۔ کہ انہوں نے غلطی کی۔ یا سہو سے ایسا ہوا۔ یا جھوٹی روایتیں ہیں تو پھر ضرور قرآن مجید کے جمع کرنے والے بزرگوں پر یہ الزام عائد ہوگا۔ کہ انہوں نے تحریف سے کام لیا۔ کہ ان آیات کو انہوں نے نکال دیا۔ معاذ اللہ دوسرے آپ کے اس قاعدے کے ماتحت تو اکثر محدثین کرام اور مجددین عظام پر بھی الزام آتا ہے۔ مثلاً حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات جلد ۱ میں صفحہ ۱۵۶ پر ایک آیت یوں لکھتے ہیں۔ اما ان الظن لا یغنی عن الحق شیئاً حالانکہ قرآن کریم میں اس طرح نہیں۔ پھر علامہ تفتازانی علامہ خسرو و ملا عبد الحکیم ان تینوں نے لکھا ہے۔ کہ حدیث یکثر لکم الاحادیث بعدی (توضیح التلویح جلد ۱ صفحہ ۲۶) بخاری میں ہے۔ حالانکہ بخاری میں نہیں ہے۔ امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں لکھا ہے۔ کہ کیف انتم اذا نزل عیسیٰ ابن مریم فیکم من السماء وامامکم منکم رواہ بخاری حالانکہ بخاری میں قطعاً من السماء کے الفاظ نہیں ہیں۔ کیا مولوی صاحب حضرت امام ربانی اور ان دیگر ائمہ پر بھی یہی فتوے لگانے کی جرأت کریں گے۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگایا ہے۔ اور یہ کہیں گے۔ کہ انہوں نے بھی قرآن کریم اور بخاری شریف میں تحریف کی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ خلق الانسان ضعیفا کے ماتحت خواہ کوئی محدث ہو امام ہو مجدد ہو۔ یا نبی آخر بشر ہوتا ہے۔ انبیاء بھی سہو اور نسیان سے بری نہیں ہوتے۔ اور یہ منافی نبوت نہیں۔ قرآن مجید میں ہے سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء اللہ کہ اے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہم تیرے سامنے قرآن کی یہ آیات پڑھتے ہیں۔ تو ان کو نہ بھولے سوائے اس کے کہ خود خدا تعالیٰ تجھے بھلا دے گویا قرآن مجید کی بعض آیات بھول جانا نبی کے لئے ممکن ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود فرماتے ہیں۔ انسیٰ کما تنسون اور بخاری میں ایک روایت ہے کہ آنحضرت نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا تو فرمایا اللہ اس پر رحم کرے۔ اس نے مجھے فلاں فلاں آیات یاد دلا دی ہیں۔ جو میں بھول گیا تھا۔ پس اگر رحمۃ للعالمین اور نبیوں کا سردار بھول سکتا ہے۔ تو پھر آپ کے ایک غلام کے لئے بھول جانا کیونکر تحریف کہلا سکتا ہے؟

دوسری مثال مولوی صاحب نے حدیث میں تحریف کرنے کی یہ دی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ ص۲۸ میں اس بات کے ثبوت میں کہ دجال ایک گروہ ہے۔ کوئی خاص شخص مراد نہیں ایک حدیث نقل فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یخرج فی آخر الزمان دجالٌ یختلون الدنیا بالدین الخ کہ آخری زمانے میں ایک گروہ دجال نکلے گا۔ جو دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیگا

مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں۔ اس حدیث میں رجال (بالرا) ہے۔ مگر مرزا صاحب نے اپنے مطلب کیلئے دجال (بالدال) کرلیا ہے۔ اس کے جواب میں بھی عرض ہے۔ کہ آپ تو یہی کہینگے کہ اس حدیث میں مرزا صاحب نے ہی تحریف کی ہے۔ مگر یہ ایسی ہی بات ہے جیسا کہ خود مولوی صاحب اور ان کے چیلے ہم کو یہ کہکر دھوکا دیتے ہیں۔ کہ جو عبارتیں تم اپنی تائید میں تفسیر ثنائی سے پیش کرتے ہو۔ وہ اس میں نہیں ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا موجودہ کنز العمال میں یا اس کتاب میں جسے آپ نے دیکھا رجال بالرا ہی ہے۔ یا نئی اور پرانی اور قلمی نسخے وغیرہ سب میں اسی طرح ہے ہم کہتے ہیں جس طرح آپ لوگوں نے دوسری کتب میں ہمارے دلائل سے عاجز آکر تحریف کی ہے۔ اسی طرح کنز العمال میں بھی تحریف سے کام لیا ہے۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ آپ ہی کے علماء یعنی دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن کی شائع شدہ کنز العمال جلد ۷ کے ص۱۷۴ پر اس حدیث میں دجال بالدال لکھا ہوا ہے۔ مگر جو آپ کے پاس ہے۔ اس میں رجال ہے۔ دوسرا ثبوت اس بات کا کہ دجال بالدال ہی ہے۔ یہ ہے۔ کہ کنز العمال کے قلمی نسخے میں بھی لفظ دجال ہی لکھا ہے چنانچہ مولانا محمد وم بیگ صاحب نائب شیخ الحدیث اس بات کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ دجال بالدال ہے۔ ملاحظہ ہو تجلیات ربانیہ ص۹۲

پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کیا سادگی سے اعتراض کرتے ہیں کہ یختلون جمع کا صیغہ ہے۔ اور دجال مفرد ہے۔ اس لئے جمع مفرد کی طرف کیسے مضاف ہوسکتا ہے۔ کاش مولوی صاحب جانتے۔ کہ ان کے اس اعتراض پر عربی دان ہنسی اڑائیں گے۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ یہ لوگ مخالفت میں اندھے ہو کر ایسے اعتراض کردیتے ہیں جن کی زد قرآن کریم پر پڑتی ہے۔ قرآن کریم میں متعدد بار قوم لکافرین۔ قوم لا یعقلون وغیرہ آیا ہے۔ ہاں اگر دجال بعد میں ہوتا۔ اور جمع کا صیغہ یختلون پہلے ہوتا تو اعتراض کی گنجائش تھی

(خاکسار۔ محمد صدیق امرتسری جامعہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کا تازہ ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ پر سخت تاکید فرمائی۔ کہ مستقل چندوں کے بقائے ادا کردیئے جائیں۔ اور آئندہ کے لئے مستقل چندوں کو پورا پورا ادا کرنے کا انتظام رکھنا چاہئیے۔ حضور نے ایک مثال ہر دلعزیز کی بیان فرمائی۔ کہ ہر تحریک پر پچھلے واجبی چندوں کو چھوڑ کر چندہ دیدینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک ہر دلعزیز صاحب دریا کے کنارے ایک شخص کو چھوڑ کر دوسرے کی مدد کے لئے اور دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے کی مدد کے لئے دوڑے۔ اور آخر تینوں میں سے کسی کو بھی دریا میں غرق ہونے سے نہ بچا سکے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتے رہینگے۔ ....

پس اگر تحریک جدید میں حصہ لیکر کسی نے میاں ہر دلعزیز والا معاملہ کرنا ہے۔ تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے پچھلے سال میں نے اعلان کردیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں وہی لوگ حصہ لیں۔ جو اپنے مستقل چندوں میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دیں۔ اور اگر ان کے ذمہ کوئی بقایا ہو۔ تو اسے ادا کردیں۔ اور اگر وہ نہ تو فرض چندوں میں کمی کرتے ہیں۔ اور نہ بقائے رہنے دیتے ہیں۔ تو پھر ان کا حق ہے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لیں۔ اس کے مطابق گذشتہ سال دوستوں نے ایسی اعلیٰ روح دکھائی۔ کہ انجمن کے بہت سے بقائے وصول ہوگئے۔ اور تحریک جدید میں بھی بہت سا روپیہ وصول ہوا۔ مگر اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں جماعت کے لوگوں پر الٹا اثر ہے۔ چنانچہ صدر انجمن کے چندوں میں دسمبر کے مہینہ میں گذشتہ سال کے اسی ماہ کے مقابلہ میں دس ہزار کی کمی واقع ہوگئی ہے .... پس میں دوستوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ جو دوست اپنے دوسرے چندہ کو تحریک جدید کے چندہ میں منتقل کرتے ہیں۔ وہ سلسلہ کو کوئی فائدہ نہیں پہونچاتے .... وہ سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہونچاتے ہیں۔ پس دوستوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے بقائے ادا کریں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری طرح دینگے۔ وہ لوگ جنہوں نے تحریک جدید کے دوسرے سال کا چندہ لکھوا دیا ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ بقائے ادا نہیں کرسکیں گے۔ اور نہ مستقل چندہ ادا کرسکیں گے وہ اب بھی اپنا وعدہ واپس لے لیں۔ قربانی وہی کرے۔ جو کرسکتا ہے۔ اور اتنی کرے۔ جتنی کر سکتا ہے۔ اور جو شخص قربانی کرنا نہیں چاہتا۔ مگر اپنا نام پیش کردیتا ہے۔ وہ منافقت سے کام لیتا ہے۔ اور جو شخص قربانی کر ہی نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی اپنا نام پیش کردیتا ہے۔ وہ بیوقوفی سے کام لیتا ہے"

احباب جماعت سے امید ہے۔ کہ اس تازہ تاکید کے بعد بقایوں کے ادا کرنے کی سعی میں لگے ہونگے۔ مگر ضروری ہے۔ کہ جیسا کہ ایام جلسہ کی بیت المال کی کانفرنس میں طے ہوا تھا۔ اس تمام کارروائی کی اصلاح بیت المال کو بھی ماہوار کردیجائے۔ تا احباب کی اس خاص کوشش کی اطلاع حضرت کے حضور بھی پیش ہوتی رہے۔

بعض جماعتوں کے لئے آنریری انسپکٹر بھی تجویز ہوچکے ہیں۔ جن کی اطلاع انسپکٹر صاحبان کو جماعتوں کی اور جماعتوں کو انسپکٹر صاحبان کی بذریعہ خطوط کی جاچکی ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں جن جماعتوں کا بقایا ادا ہوجائیگا۔ انکے نام بھی اخبار میں دیئے جانیکی تجویز ہے۔ اور انشاء اللہ اس ماہ جنوری کے اختتام پر وہ فہرست چھپنی شروع ہوجائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے امام کے ارشادات کی تعمیل میں ہر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال۔ قادیان)

چند ایک محنتی نوجوانوں کی ضرورت

دہلی کے ایک دوست کی اطلاع پر لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی محنتی دوست جو پھیری کے ذریعہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور پچیس تیس روپیہ تک کا سرمایہ لگا سکتے ہوں۔ تو وہ دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ تا ان کے لئے مزید معلومات بہم پہونچائی جائیں۔ تمام درخواستیں پریذیڈنٹ یا امراء کی تصدیق سے آئیں۔

(انچارج تحریک جدید)

ضرورت مینیجر

سندھ میں ایک جگہ زمینوں کے ایک مینیجر کی ضرورت ہے خط و کتابت بنام مفتی محمد صادق۔ قادیان۔

کیا یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر بحث کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ اس وقت جو بات پیش نظر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر احرار لیڈر اپنی پوزیشن کو صاف کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ تو انہیں اس

خوف کی روشنی میں جو صرف میرے دل میں ہی پیدا نہیں ہو رہا۔ اپنی پوزیشن واضح کرنی چاہیئے۔ غیر فرقہ دارانہ پارٹیوں کی اہمیت کے متعلق ایک عام حقیقت کا اعادہ ہماری کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا

احرار کی بساطِ سیاست کے ایک پٹے ہوئے مُہرے کی کھلا...

اخبار "سول" کے مسلم مقالہ نگار کا دلچسپ تبصرہ

احرار کے مشہور مسٹر مظہر علی اظہر نے "مجاہد" میں "پنجاب کی بساط سیاست" کے عنوان کے ماتحت آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں احرار کے متحدہ مسلم پارٹی سے الگ رہنے مسلمانوں کو ایک متحدہ پارٹی بننے سے روکنے اور ان کو متفرق گروہوں میں منقسم رکھنے کو حق بجانب قرار دیتے ہوئے مسلسل جو گوہر افشانی کی ہے۔ اس پر "سول اینڈ ملٹری گزٹ" (۱۷ جنوری) میں مسلم نامہ نگار نے نہایت دلچسپ تبصرہ کیا ہے۔ "سول" کے اس مقالہ کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

مسٹر مظہر علی اظہر ایم ایل سی احراری رکن "مجاہد" کے کالموں میں اپنے مضامین افتتاحیہ کے سلسلہ میں مسلمانوں کو بتا رہے ہیں۔ کہ آئندہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی میں احرار کو مسلم اکثریت کی پارٹی کے ساتھ متحد ہونے کے لئے کہنا غلطی ہے۔ اس کے متعلق مسٹر مظہر کا وہ بیان جو میرے ایک سابقہ مضمون میں اس مسئلہ کی بحث کا کسی قدر جواب ہے۔ یہ ہے۔ کہ اگر دوسری قومیں بھی لیجسلیچر میں اپنے نمائندوں کو متحد ہونے کے لئے کہیں گی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس صوبہ میں تین الگ فرقہ وارانہ جماعتیں قائم ہو جائیں گی۔ اور مسلمان اپنے آپ ایک وزارت کو بھی قائم نہ رکھ سکیں گے اس بنا پر احرار کے ڈکٹیٹر کا خیال ہے۔ کہ جدید آئین کو پنجاب میں صرف اسی صورت میں کامیابی کے ساتھ چلایا جا سکتا ہے۔ جبکہ پارٹیاں غیر فرقہ وارانہ بنا پر قائم ہوں۔

یہ بات بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق کوئی دلیل دینے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ کیونکہ میں نے اس سے کبھی انکار نہیں کیا عملی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ظاہر ہے۔ کہ جدید آئین کے ماتحت پنجاب لیجسلیچر کی سب سے زیادہ طاقتور پارٹی اغلباً وہ ہوگی جو موجودہ دیہاتی یونینسٹ پارٹی کی نہج پر قائم کی جائیگی اور جس کی بنا بعض اقتصادی امور پر ہوگی۔ اس پارٹی کے پیش نظر ایک معین پروگرام ہے

جو مختلف لوگوں کی جماعتوں میں ٹیکسوں اور اقتصادی مواقعات کی تقسیم کو غریبوں۔ پس ماندہ اور مقروض جماعتوں کے لئے موجودہ صورت کی نسبت زیادہ مفید بناتا ہے اس بیداری کو مدنظر رکھتے ہوئے جو دیہاتی حلقوں میں پیدا ہو چکی ہے۔ اس بات کی پوری پوری امید کی جا سکتی ہے۔ کہ اس پارٹی کے پروگرام کو نہ صرف تمام مسلمانوں کی تائید حاصل ہوگی۔ بلکہ دوسری متمول قوموں کے پس ماندہ لوگ بھی اس کی حمایت کریں گے۔ اصولاً اس پروگرام کو لیجسلیٹو اسمبلی کے احراری نمائندوں کی بھی (اگر کوئی نمائندہ ہوا) تائید حاصل ہونی چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کو اس بات کا ڈر ہے (اور احرار کو اس کے متعلق عوام الناس کو یقین دلانا چاہیئے) کہ احرار ایک یا دو وزارتوں کے حصول کی کوشش میں اس اصل کو خیرباد نہ کہدیں۔ اور اس پارٹی کو جو غربا اور مقروض جماعتوں کی حامی ہے چھوڑ کر اس کے مخالفوں کے ہاتھوں اپنے آپ کو بیچ نہ دیں۔ کسی پارٹی کو ترک کرنے والے کو اس جماعت کی نسبت دشمنوں کے ہاں زیادہ فائدہ کی توقع ہوتی ہے۔ اور دیہاتی پارٹی کی اکثریت کو زائل کرنے کے لئے اس کے مخالفین احرار نمائندوں کو ذاتی معاوضہ پیش کرنے سے بھی گریز نہ کریں گے۔

اگر احرار اپنے منتخب کنندگان کے صحیح مفادات کی حفاظت کے لئے مخلصانہ آرزو رکھتے ہیں۔ اور جدید آئین کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے یہی راہ کھلی ہے۔ کہ وہ اپنے زور کو (جو کچھ کہ ان کے پاس ہے) دیہاتی پارٹی کی حمایت میں صرف کریں۔ ورنہ وہ کانگرس کے ساتھ جو جدید آئین کو تباہ کرنے اور اسے ناکام بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ یا ہندو سبھا اور نیشنلسٹ گروپ کے ساتھ یا ان سکھوں کے ساتھ جو دیہاتی پارٹی سے اتحاد نہیں کرینگے کس آئینی پروگرام میں مشترک العمل ہونگے؟

دیہاتی پارٹی سے قطع تعلق کے خوف کے اظہار کے لئے میں نے احرار کو کیوں منتخب

ایک نوجوان پولیس افسر کی مرگ مفاجات

سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع امرتسر سے گذارش

کسی مخبر کے اطلاع دینے پر کہ کیور سنگھ ڈاکو مفرور علاقہ ریاست کپورتھلہ میں ہے۔ چوہدری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر تھانہ ویروال ضلع امرتسر مفرور مذکور کی گرفتاری کے لئے اس علاقہ میں گئے۔ اور ۱۵ جنوری کو رات کے ۹ بجے دریائے بیاس کو تیر کر عبور کرتے ہوئے ایک گرداب میں پھنس کر جان بجان آفریں کے سپرد کر دی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون۔)

مرحوم کا ابھی عالم شباب تھا۔ ضلع سیالکوٹ میں بھرتی ہوا۔ محض اپنی حسن کارکردگی اور دیانتداری کی وجہ سے ۱۰ سال کے عرصہ میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے عہدہ تک ترقی کی۔ بڑی امنگیں رکھتا تھا۔ کہ اچانک قضا نے سب امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ مرحوم اپنی قلیل تنخواہ میں نہایت دیانتداری کے ساتھ گذارہ کرتا۔ اور پس ماندگان کے لئے کچھ اثاثہ نہیں چھوڑا۔

اس المناک حادثہ کا جو اثر مرحوم کی بوڑھی ماں۔ جوان بیوہ۔ دو خوردسال بچوں پر ہوا ہے۔ اس کا بیان کرنا ممکن نہیں۔ سب لوگ اس کے حسن اخلاق اور دیانتداری کے مداح تھے ضلع سیالکوٹ اور لاہور میں بھی اسے سروس کا موقع ملا۔ اور افسران بالا اس کے کام سے بخوبی واقف ہیں۔ سب دوست دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنی مغفرت کی گود میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

افسران بالا خصوصاً مسٹر سکروگی سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر پولیس امرتسر جو کہ مرحوم کی حسن کارکردگی اور دیانتداری سے بخوبی واقف ہیں۔ جیسے فیاض رحمدل حاکم سے توقع ہے۔ کہ مرحوم کے یتیم بچوں اور بیوہ کے لئے گذارہ کی کوئی صورت پیدا کر دینگے۔ (نامہ نگار)

سکرٹریان وصایا توجہ فرمائیں

بعض موصیوں نے صرف حصہ جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے۔ مگر ابھی تک حصہ آمد کی وصیت نہیں کی۔ اس کے متعلق مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء میں فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ ہر وہ موصی جو علاوہ جائداد کے کوئی آمدنی کی سبیل بھی رکھتا ہو وہ ضرور حصہ آمد کی وصیت کرے ہر جماعت میں موصیان کی پڑتال کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔ کہ فلاں موصی نے باوجود آمدنی رکھنے کے ابھی تک حصہ آمد کی وصیت نہیں کی۔ اس اعلان کو پڑھ کر فوراً کارروائی شروع کر دیں۔ جس جماعت میں سیکرٹری وصایا مقرر نہ ہو۔ وہاں کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ یا جنرل سیکرٹری صاحبان یہ کام کریں۔ پندرہ روز کے اندر اندر رپورٹیں دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی

کانگرس اور ہندوستان کا مستقبل

(۲)

ایک غیر مسلم ۔ ایم ۔ اے کے قلم سے

اپنے سابقہ مضمون میں جو آپ کے اخبار گوہربار میں چھپ چکا ہے۔ میں نے صدر کانگرس کے پیغام جوبلی کے بعض پہلوؤں پر مختصر تبصرہ کیا تھا۔ اور بتایا تھا۔ کہ بحالتِ موجودہ جبکہ سیاسی خیال کے ہندوستانیوں کو ان سے صحیح رہنمائی کی بجا طور پر توقع تھی۔ انہوں نے تعمیری فراست و تدبر کا کوئی ثبوت نہیں دیا اعلان آزادی کے اعادہ اور سول نافرمانی میں حصہ لینے والوں کی تعریف و توصیف سے ملک کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ واقعات و حقائق کو صحیح طور پر محسوس کرتے ہی سے ملک کا بھلا ہو سکتا ہے۔ مثلاً یہ نہایت مناسب ہوتا اگر وہ جدید اصلاحات کے متعلق کانگرس کے نقطۂ نگاہ کو واضح کر دیتے۔ بہرحال کانگرسی رہنماؤں کا خیال خواہ کچھ ہی ہو۔ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ اصلاحات کو ہندوستان کے سیاسی شعور میں اس وقت نہایت نمایاں جگہ حاصل ہے۔ اور اپنی مختص گتھیوں کے باوجود مختلف صوبے ان کے استقبال و استعمال کے لئے سرگرم تیاریوں میں مصروف ہیں۔ احاطہ مدراس جس کو یہ شہرت حاصل ہے کہ اس نے مانٹ فورڈ اصلاحات کو بہترین طریق پر استعمال کیا تھا۔ حسب معمول ذوق و شوق کے ساتھ جدید اصلاحات کا انتظار کر رہا ہے۔ اسی طرح پنجاب کے نقطۂ نگاہ میں بھی فرقہ وارانہ جھگڑوں سے کوئی فرق نہیں آیا۔ بلکہ یہ جھگڑے زیادہ تر ہر سہ قوموں کے جدید نظام کے فوائد میں برابر کے حصہ دار بننے کی کوشش کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ صوبہ ہائے متحدہ میں بھی یہ جذبہ کارفرما ہے۔ کہ جو کچھ ملے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے بمبئی کے حواس بھی بہت کچھ درست ہو چکے ہیں۔ اور اس پر خالص گجراتی خیالات کا چنداں اثر نہیں پڑے گا۔ ممکن ہے۔ کہ بنگال کو فرقہ وارانہ جھگڑوں سے کچھ اندیشہ ہو۔ لیکن اصلاحات کے التوا کو وہ بھی گوارا نہیں کرے گا۔ اندرونی حالات ملک بہ حیثیت مجموعی جدید نظام کو اپنانے پر تلا ہوا ہے۔ کیا کانگرس ان جملہ واقعات کی طرف سے آنکھیں بند کر سکتی ہے؟ راجن بابو چپ سادھے بیٹھے رہیں۔ لیکن عملی تدبر کے دعادی سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ مسلمان بحیثیت مجموعی جدید آئین کے زبردست حامی ہیں۔ وہ سیاسی خود مختاری سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا عزم بالجزم رکھتے ہیں۔ ہندو مہا سبھا بھی فرقہ وارانہ فیصلے سے اپنی نفرت کے باوجود اس سے استفادہ کا ارادہ رکھتی ہے۔ آل انڈیا لبرل فیڈریشن جس میں ہندوستان کے بہترین دل و دماغ شامل ہیں۔ اپنا عندیہ غیر مبہم انداز میں ظاہر کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ زبردست کانگرسی ماہران سیاست مثلاً مسٹر ستیہ مورتی و پنڈت مدن موہن مالویہ نظام جدید میں حصہ لینے پر تیار ہیں۔ کیا اس سے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ کانگرس کے اندر اس معاملہ میں اختلاف رونما ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کارواں پورے تحمل سے رواں ہے۔ اور اگر راجن بابو اور اسی نوع کے دیگر اشخاص پیچھے رہ گئے۔ تو وہ خود اپنی تنہائی کو محسوس کرنے لگیں گے۔ یہ کہنا اصلیت سے بعید نہ ہوگا۔ کہ اس طرح کانگرس کے کمزور ہو جانے سے اس کی تمام سیاسی و اجتماعی ترقی کی محبوب سکیمیں ناکام ثابت ہوں گی۔ میں برملا کہوں گا کہ کانگرس کی ڈکٹیٹر شپ کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اس کا احساس اور تجربہ مہاتما گاندھی کو بھی ہو چکا ہے کانگرس کو اپنے حقیقی عقیدہ جمہوریت کی طرف لوٹنا پڑے گا جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اس کو رائے عامہ کی نیابت کرنی ہوگی۔ راجن بابو کے پیغام میں جمہوریت کا عنصر شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مسٹر گاندھی کے استبداد کی بو آتی ہے۔

بحیثیت ایک لبرل کے مجھے اس بات کا ہمیشہ افسوس رہا ہے۔ کہ کانگرس اور انڈین لبرل فیڈریشن ایک ہی امید۔ ایک ہی مقصد اور ایک ہی آرزو رکھنے کے باوجود مادرِ وطن کے لئے مل کر کام نہیں کر سکتیں۔ بلکہ وہ ایک دوسرے سے الگ راستہ پر جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ یہ نہیں کہ ان کے مابین کوئی اصولی اختلاف موجود ہے۔ بلکہ اصل سبب یہ ہے کہ کانگرسی ڈکٹیٹروں نے تباہ کن نمائشی اور جذباتی راہ اختیار کر رکھی ہے۔ واقعات کی رفتار نے ایک دفعہ اور ہندوستان میں لبرل ازم کی فتح کا اعلان کر دیا ہے۔ سول نافرمانی کا عقیدہ ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ روشن خیال رائے عامہ کی عدالت سے کامل آزادی کے عقیدہ کے خلاف فتویٰ صادر ہو چکا ہے۔ کانگرس کو ایک کھنڈر میں تبدیل کر کے اس کو مضحکہ خیز بنا دیا گیا ہے اس کے علاوہ اس کے اشتراکی رجحانات نے ملک کے اندر اور باہر اس کی ہمدردی کا جذبہ زائل کر دیا ہے۔ جب میں نے مسٹر شاستری کے درد مندانہ خیالات کانگرس اور لبرلوں کے اتحاد باہمی پر پڑھے۔ تو میرا جی بھر آیا۔ اس کارآزمودہ ماہر سیاست نے رانا ڈے ہال مدراس میں لبرلوں کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ "ہم کانگرس میں نئے نئے داخل نہیں ہوئے ہیں۔ ہم میں سے بعض تو باہر کی نسبت اس کے اندر زیادہ عرصہ رہے ہیں۔ اس لئے اگر ہم کو اس میں دوبارہ شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے تو یہ کوئی نامبارک مشورہ نہیں۔ ہم اس میں شامل ہو کر بہت خوش ہوں گے۔ ہم "نہیں" نہیں کہیں گے۔ لیکن ہم "ہاں" ابھی نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ ہم اس اپیل کو قبول کرنا مشکل محسوس کرتے ہیں۔" کہتے ہیں۔ کہ راجن بابو نے لبرلوں کے طرزِ عمل کی اس فصیح و بلیغ تشریح و تفسیر کو دلچسپی اور خوشی کے ساتھ پڑھا ہے لیکن کیا اُن کو یہ محسوس نہیں ہوتا۔ کہ اگر لبرل ان کے ساتھ ہاتھ ملانے پر آمادہ نہیں ہیں۔ تو اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ وہ کانگرس اور ملک کے لئے اس نازک موقعہ پر صدر کانگرس کے نمائشی بلند آہنگیوں کے بجائے تعمیری تدبر و فراست کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔

ایک مشہور ہاکی کے کھلاڑی احمدی کی وفات

یہ خبر نہایت ہی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ مسٹر مسعود علی صاحب منہاس احمدی مشہور ہاکی کے کھلاڑی ۱۵ جنوری کلکتہ میں بعمر ۲۸ سال فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ پنجاب کے رہنے والے تھے اور یہاں قریباً تین سال سے محکمہ کسٹم میں ملازم تھے۔ ہاکی کے کھیل میں آپ کو بین الاقوامی شہرت حاصل تھی۔ آپ ۱۹۳۲ء میں پنجاب پراونشل ہاکی ٹیم کے ساتھ انٹر پراونشل ہاکی ٹورنامنٹ میں جو کلکتہ میں ہو رہا تھا کھیلنے کے واسطے آئے۔ اس ٹورنامنٹ میں پنجاب پراونشل ہاکی ٹیم بازی لے گئی۔ اور پنجاب ٹیم کی کامیابی میں مسٹر مسعود کا بھی نمایاں حصہ تھا۔ آپ کی قابلیت کو دیکھ کر آپ کو ۱۹۳۲ء کے اولمپک ہاکی ٹیم کے لئے منتخب کیا گیا۔ انڈین ہاکی ٹیم اس سال لاس انجلس Los Angeles کے اولمپک گیمز میں دنیا بھر میں ہاکی کی بازی جیت گئی۔ اولمپک گیمز کے بعد آپ نے انڈین ٹیم کے ساتھ مختلف ممالک کا دورہ کیا اور متعدد میچ کھیلے۔ اور ہر میچ میں انڈین ٹیم فاتح رہی۔ ہندوستان واپس آتے ہی آپ کو کسٹم میں ملازمت مل گئی۔ اور ۱۹۳۳ء سے کسٹم ہاکی ٹیم میں آپ نے کھیلنا شروع کیا۔ اس زمانہ میں آپ کلکتہ بھر میں سب سے بہترین ہاف بیک تصور کئے جاتے تھے۔ اسی سال آپ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی ٹیم کی طرف سے سندھیا گولڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ میں کھیلے۔ اور مسلم یونیورسٹی کی ٹیم کی کپ جیتنے میں مدد کی۔ ۱۹۳۴ء میں کلکتہ بیٹن کپ ہاکی ٹورنامنٹ میں کسٹم ٹیم کی طرف سے فائنل کھیلنے سے کچھ دن پہلے آپ سخت بیمار ہو گئے۔ اور ہندوستان کے مختلف سینی ٹوریم میں تبدیلی آب و ہوا کے لئے گئے۔ ایک

وصیتیں

نمبر ۳۹۸۴:۔ منکہ عبداللہ خاں ولد گیاں خاں قوم راجپوت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۳۴ احسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ مزدوری وغیرہ پر ہے۔ میں آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری آمدنی عـہ ماہوار ہے۔

العبد:۔ عبداللہ خان بقلم خود
گواہ شد:۔ کرم داد خاں انسپکٹر وصایا دارالفضل
گواہ شد:۔ میاں مہنگا دوکاندار ساکنہ قادیان

نمبر ۳۹۹۶:۔ منکہ سید بی بی زوجہ خان محمد صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۰۹ء ساکن لویریوالہ ڈاکخانہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹/۳۵/۱۸ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائداد صرف زیورات مالیتی -/۳۰۰ تین سو روپیہ ہے۔ اور اس کے سوا کوئی جائداد نہیں۔ میں تین سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس جائداد میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس کی رسید حاصل کروں گی۔ جو اصل سے منہا ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت اگر اس جائداد سے بڑھ جائے۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ دینے کی ذمہ دار ہوں گی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا سید بی بی

مُسدّس حالی کا صدی ایڈیشن

مرتبہ ڈاکٹر سیّد عابد حسین صاحب ایم اے۔ پی ایچ ڈی

پروفیسر فلسفہ و تعلیمات جامعہ ملّیہ۔ دھلی

مولانا حالی کی صد سالہ سالگرہ جو ۲۶ ، ۲۷ اکتوبر کو پانی پت میں منائی گئی اس جشن کی واحد یادگار نئی دل آویزیوں کا مجموعہ۔ اس سے بہتر اور اعلےٰ مسدس حالی کا ایڈیشن آج تک ملک میں شائع نہیں ہوا۔ ملک کے سربرآوردہ حضرات کے مقدمات اور تقریظات کا سلسلہ جو خاص اس ایڈیشن کیلے مولانا سید سلیمان ندوی۔ سر راس مسعود۔ مولوی عبد الحق صاحب سیکرٹری انجمن ترقی اردو۔ مولوی عبد الماجد صاحب ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ خواجہ غلام السیدین صاحب جیسے حضرات نے لکھا۔ مولانا حالی کا اور سر سید کا فوٹو۔ سرسید کے تاریخی خط کا عکسی بلاک مولانا حالی کے خود نوشتہ سوانح حیات میں سے ایک صفحہ کا عکسی فوٹو۔ اعلیٰ لکھائی۔ بہترین چھپائی۔ آرٹ پیپر اور ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر نہایت نفیس اور اعلےٰ جلد۔ انہی سب خوبیوں نے مسدس کے اس ایڈیشن کو سب ایڈیشنوں سے ممتاز کر دیا۔ چند حضرات اور اخباروں کی رائے ملاحظہ ہو:

ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو صاحب فرماتے ہیں:۔

"...... اس کی لکھائی چھپائی اور ظاہری حیثیت نہایت ہی اعلےٰ ہے .... کس قدر اعلیٰ نظم ہے۔ کاش ملک میں چند اور حالی ہوتے .... حالی کی زندگی کا ایک خاص مشن تھا۔ جو انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا .... میں پبلشرز کو آخر میں اس قدر شاندار اور اعلیٰ ایڈیشن شائع کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں"

علامہ سر اقبال فرماتے ہیں: "...... مسدس حالی نہایت عمدہ چھپی ہے۔ اسکے متعدد دیباچے نہایت مفید ہیں۔ میں نے کئی سال کے بعد اس کو دوبارہ پڑھا اور نیا لطف اٹھایا۔ امید ہے کہ آپ مرحوم کا باقی کلام بھی اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی اور نفیس جلدوں میں شائع کرینگے۔ ....."

ہندوستان ٹائمز دہلی کی رائے ہے کہ: "..... حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی مسدس حالی کے اسقدر اعلیٰ اور شاندار ایڈیشن نکالنے پر ہماری دلی مبارکباد کے مستحق ہیں جسکی کہ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ہے .... اور اس میں ملک کے بڑے بڑے آدمیوں نے .... مقدمات اور تقریظات لکھے ہیں"

اجمل بمبئی کی رائے ہے کہ "حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے .... مولانا مرحوم کے مسدس کا ایک نیا ایڈیشن شائع کیا ہے جو بہترین خصوصیات اور خوبیوں کا حامل ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی قرار واقعی قدر کی جائے۔ ..... کاغذ اور طباعت نہایت نفیس ہے۔ متعدد تصاویر ہیں۔ ٹائٹل پیج خوبصورت اور رنگین ہے۔ امید ہے کہ دردمندان ملت اور قوم کے تعلیمیافتہ افراد حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی کے اس تحفہ کی پوری طرح سے قدر کرینگے"

بمبئی کرانیکل بمبئی کی رائے ہے کہ "..... یہ بات بلاشبہ کہی جاسکتی ہے کہ اس سے پہلے کوئی ایڈیشن اس صدی ایڈیشن سے اعلیٰ اور بہتر ملک میں شائع نہیں ہوا جیسا کہ حالی پبلشنگ ہاؤس دہلی نے شائع کیا ہے ..... اور انہی معنوی خوبیوں کی وجہ سے یہ ایڈیشن اس کی قیمت سے کئی گنی مالیت کا ہے ...."

سر گذشت علی گڑھ کی رائے ہے کہ "..... ہم خوش ہیں کہ ہم نے مسدس کو تمام خصوصیات کا حامل پایا حقیقتاً لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ عمدہ اور جلد نہایت نفیس اور خوشنما ہے طباعت میں سنجیدگی و سادگی خاص طور پر ملحوظ رکھی گئی ہے۔ جو قابل داد ہے ...... یہ صدی ایڈیشن نفاست اور سادگی کے لحاظ سے ان تمام گذشتہ ایڈیشنوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ ہم حالی پبلشنگ ہاؤس کو اس شاندار کارنامہ پر مبارکباد دیتے ہیں ......"

قسم اعلیٰ آرٹ پیپر پر بہترین جلد ؏ قسم اول ۲۸ پونڈ کے کاغذ پر نہایت نفیس جلد ؏ تقطیع ۲۰×۳۰/۱۶ حجم ۔۴۰۰ صفحات

ملنے کا پتہ :- حالی پبلشنگ ہاؤس "کتاب گھر" دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

پورٹ سعید ۲۵ جنوری۔ آج نہر سویز سے ایک اور اطالوی جہاز گزرا۔ جس میں سات ہزار سے زائد فوجی سپاہی تھے۔ جو مشرقی افریقہ جا رہے تھے۔

پیکن ۲۵ جنوری۔ نانکن گورنمنٹ کے ایک ممبر کو جب وہ موٹر بس میں سفر کر رہا تھا گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ اس سے ملک میں بہت سنسنی پھیل گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ سردار سنت سنگھ ایم ایل اے نے اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کہ جب تک گورنمنٹ صوبہ سرحد ہندی اور گورکھی کے متعلق سرکلر واپس نہیں لیتی۔ مرکزی حکومت اسے ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی گرانٹ دینی بند کر دے

نیروبی ۲۵ جنوری۔ دیسی اطالوی فوج میں حبشہ کے خلاف طویل جنگ کے باعث سخت بے چینی پھیل رہی ہے۔ ۳۸۰ اطالوی دیسی سپاہی۔ فوج سے فرار ہو کر کینیا کی سرحد کی طرف بھاگ گئے۔ انہیں گرفتار کر کے ہتھیار چھین لئے گئے۔

عدیس آبابا ۲۵ جنوری۔ حبشہ میں فوج کی بھرتی جاری ہے شہنشاہ حبشہ کے تیرہ سالہ لڑکے کو دس ہزار جوانوں کے ایک دستہ کا کمانڈر بنایا جائے گا۔

عدیس آبابا ۲۵ جنوری۔ ریکا لے کے جنوب مغرب میں حبشیوں اور اطالویوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی۔ جس میں سات سو اطالوی مارے گئے۔ آٹھ سو سپاہیوں نے خود اپنے آپ کو حبشی فوج کے حوالے کر دیا۔

عدیس آبابا ۲۵ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ڈگابر پر متواتر کئی دن بمباری ہوتی رہی۔ کل بھی بمباری کی گئی۔ جس سے جان و مال کا سخت نقصان ہوا۔

هرار ۲۵ جنوری۔ ڈگابر کے نزدیک اس ہفتہ کے شروع میں اٹلی کے ایک ہوائی جہاز کو حبشی فوجیوں نے گولیوں سے نیچے گرا لیا تھا۔ ہوابازوں کو گرفتار کر کے جنگی قیدیوں کے طور پر جیل میں بھیج دیا گیا ہے۔

روما ۲۵ جنوری۔ گورنمنٹ اٹلی نے لیگ کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے جس میں برطانیہ کی دوسری سلطنتوں سے فوجی معاہدوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ وہ معاہدے امن یورپ کے لئے خطرناک ہیں اور برطانیہ نے لیگ کو اطلاع دیئے بغیر اس قسم کے غیر معمولی ذرائع اختیار کئے ہیں۔

جنیوا ۲۵ جنوری۔ حکومت سپین نے لیگ کی تعزیری کمیٹی کے صدر کو لکھا ہے کہ اگر بحیرہ روم پر حملہ کیا گیا۔ تو وہ دوسری طاقتوں کے ساتھ برطانیہ کی مدد کرے گا۔ اور اس سلسلہ میں معاہدات کا پورا پورا احترام کرے گا۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ سر میاں فضل حسین کی صحت رو بہ اصلاح ہے۔ بحالی صحت پر آپ دوبارہ پبلک زندگی میں حصہ لینا شروع کر دیں گے۔ مسلمانان پنجاب بھی آپ کی قیادت کے منتظر ہیں۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ کل مسلمانان لاہور نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے نافذ کردہ احکام زیر دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کا آغاز کیا۔ پانچ مسلمان نوجوانوں کا ایک جتھا جو شاہی مسجد سے مسجد شہید گنج کی طرف روانہ ہوا۔ گرفتار کیا گیا۔ آج عدالت نے ان سے دس روز کے لئے پچاس پچاس روپے کے ذاتی مچلکے طلب کئے۔ تین نے مچلکے داخل کر دیئے۔ دوسرے دو نوجوانوں کو دس دس دن قید محض کے لئے جیل بھیج دیا گیا۔ آج ۶ مسلمانوں پر مشتمل ایک اور جتھہ مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کے لئے نکالا گیا۔ اسے بھی گرفتار کیا گیا

شنگھائی ۲۵ جنوری۔ چین کے مشرقی علاقہ پر اشتراکی حملے کے بعد انگلستان اور امریکہ کی تبلیغی انجمنیں مشرقی علاقہ کو چھوڑ کر مغربی شہروں میں پناہ لے رہی ہیں۔ کیانگ کی طرف اشتراکیوں کی پیش قدمی کو فوجوں نے روک دیا ہے اشتراکیوں اور چینی افواج میں شدید لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ شہنشاہ جارج پنجم کو دفن کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ منگوار کو دو منٹ کی خاموشی کے لئے ڈیڑھ بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہے ملک معظم کی اس ہدایت پر تمام برطانوی سلطنت میں عمل کیا جائے گا۔ اور اس روز تمام کاروبار بند کر دیئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے حکم دیا ہے۔ کہ ۲۸ جنوری کو بادشاہ جارج کی میموریل سروس کے موقع پر تمام ٹرینوں کا چلنا بند کر دیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ گورنمنٹ عنقریب کونسل آف سٹیٹ کے عام انتخابات کی تاریخیں مقرر کرنے والی ہے انتخابات جولائی اور اگست میں ہوں گے۔

واشنگٹن ۲۵ جنوری۔ مسٹر روز ولٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے کانگرس کے فوجی پنشنوں کے متعلق بل کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے کانگرس اور پریذیڈنٹ کے درمیان از سر نو کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ بعد میں ایوان نمائندگان نے پریذیڈنٹ کے حکم کو مسترد کر دیا۔

قاہرہ ۲۵ جنوری۔ مصر کی جدید پارلیمنٹ میں نشستوں کی تقسیم کے متعلق مختلف پارٹیوں کے درمیان کوئی تصفیہ نہیں ہوا۔ اور نہایت نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ وفد پارٹی نے ایک تجویز کی ہے۔ کہ ایک وفد کا بینہ قائم کی جائے جو برطانیہ سے گفت و شنید کرے۔ برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید کے التوا کی تجویز کی مخالفت کی جا رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ ایک طالبعلم کے ساتھ کالج کے ارباب اختیار کی بدسلوکی کی وجہ سے مقامی لاء کالج کے چھ طلباء نے مقاطعہ جوئی شروع کر دی ہے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ ضلع حیدرآباد کے ایک گاؤں میں آتش زدگی سے سترہ جھونپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ دیہاتیوں نے اپنے سامان وغیرہ چھوڑ کر اپنی جانیں بچانا بہتر سمجھا

ناگپور ۲۵ جنوری۔ چیف سیکرٹری سی پی گورنمنٹ نے پریذیڈنٹ سی پی لیجسلیٹو کونسل کو ایک خط بھیجا ہے۔ کہ جدید آئین کے ماتحت صوبجاتی اسمبلیوں کے انتخابات آئندہ موسم سرما میں شروع ہوں گے۔ اور جدید آئین پر جنوری ۱۹۳۷ء سے عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔

عدیس آبابا ۲۵ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حبشہ کے مختلف حصوں میں سخت بارشیں ہوئیں۔ کل چوبیس گھنٹے میں عدیس آبابا میں تین انچ بارش ہوئی۔

ٹولون ۲۵ جنوری۔ جرمن جرنیل گوئیبلز نے دس ہزار کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے جرمنی کی اسلحہ بندی کو حق بجانب قرار دیا اور کہا۔ کہ جرمنی کا پروگرام ابھی تکمیل پذیر نہیں ہوا۔ نیز جرمنی دوسرا حبشہ بننا نہیں چاہتا۔ کہ جہازوں اور بموں کے ذریعہ تہذیب حاصل کرے۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ کہ احکام زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات کی مدت ختم ہو جانے کے بعد بھی اگر کوئی شخص جلوس نکالنا چاہے تو وہ اس مقصد کے لئے سینیئر سپرنٹنڈنٹ پولیس لاہور سے باقاعدہ لائسنس حاصل کرے۔ جلوس میں اسلحہ لے کر چلنے کی ممانعت جاری رہے گی۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ صوبہ سرحد میں جوڈیشل عدالتوں کی جدید تنظیم کے متعلق حکومت ہند کی تجاویز وزارت ہند میں پیش ہو چکی ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ جدید آئین کے ماتحت صوبہ سرحد کی عدالتیں لاہور ہائی کورٹ کے تابع نہیں ہوں گی۔ اور محکمہ جوڈیشل محکمہ انتظامیہ سے الگ کر دیا جائے گا۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی نے اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے سفارش کی جائے کہ لکھنؤ کانفرنس کا صدر پنڈت جواہر لال نہرو کو بنایا جائے۔

کیپ ٹاؤن ۲۵ جنوری۔ جنرل ہرٹزوگ نے جنوبی افریقہ کے چیمبر میں شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کو ان کی تخت نشینی پر مبارکباد دینے کی تجویز پیش کی۔ تو مخالف پارٹی چیمبر سے واک آؤٹ کر گئی

لنڈن ۲۵ جنوری۔ برطانوی کانگو کی کانفرنس نے کانوں کے مالکان کی ترمیم شدہ تجاویز منظور کر لی ہیں۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ پنڈت جواہر لال نہرو کل لنڈن پہنچ جائیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی